جنت اور جہنم کے حالات

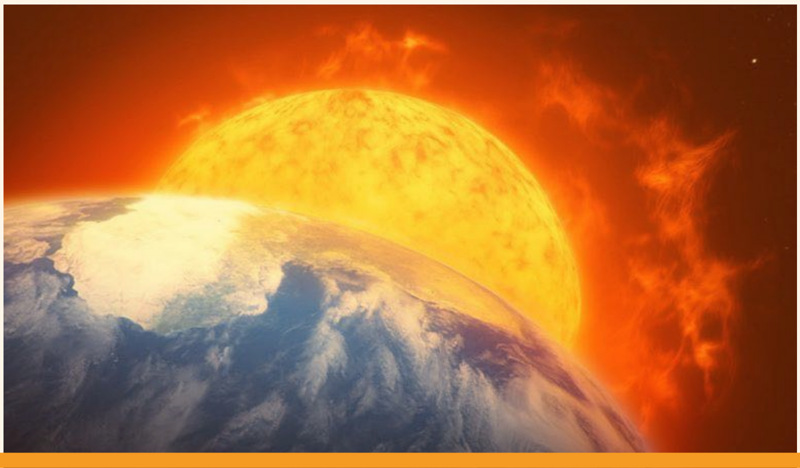

جنت اور جہنم کے حالات

- جہنم
- جہنم کا معنی
- جہنم کے دیگر نام
- جہنم تخلیق کر دی گئی ہے
- جہنم میں داخلہ
- جہنم میں جانے والوں کی تعداد
- جہنم کے دروازے

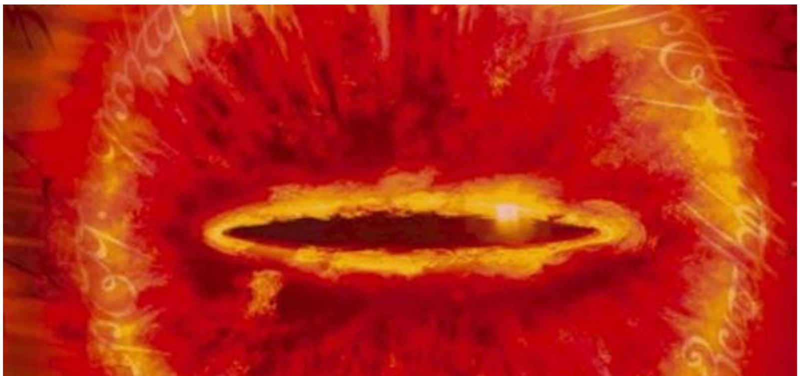

جنت جہنم کے حالات

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ (آل عمران:185)

ہر جان موت کو چکھنے والی ہے اور تمھیں تمھارے اجر قیامت کے دن پورے دیے جائیں گے، پھر جو شخص آگ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقینا وہ کامیاب ہوگیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ
أُجُورَكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِۖ فَمَن زُحْزِحَ
عَنِ ٱلنَّارِ وَأُدْخِلَ ٱلْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَۗ
وَمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَآ إِلَّا مَتَٰعُ ٱلْغُرُورِ

جہنم

اللہ نے یہ دنیا امتحان کے لیے بنائی ہے اور اس امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے انبیا اور رُسل بھیجے تاکہ وہ انسانوں کو بتائیں کہ کامیاب ہونے کے طریقے کیا ہیں، تو جن لوگوں نے ان کی بات مان لی اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہوگے اور اس پر مرتے دم تک استقامت اختیار کی اللہ اپنے فضل اور رحمت کے ساتھ ان کو کامیابی کے ساتھ ہمکنار کرئے گا اور جنہوں نے رسولوں کی بات نہیں مانی اور اپنی خواہشات پر چلتے رہے ان کا پھر آخری ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

جہنم کے بر حق ہونے پر ایمان لانا

نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اس کے بندے اوراس کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں، جسے اللہ نے مریم کی طرف القا کیا تھا اور اس کی طرف سے روح ہیں اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے
تو اس نے جو بھی عمل کیا ہوگا (آخر) اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

[صحیح البخاری:3435]

وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ الْعَمَلِ

جہنم کی حقیقت سمجھنے پر زندگی کا بدل جانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے اور وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چرچرانے لگے اور ان کا حق بھی ہے کہ وہ چرچرائیں کیونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہے جس پر کوئی فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو
اگر تمہیں وہ باتیں معلوم ہوتیں جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے اور بستروں پر اپنی عورتوں سے لطف اندوز نہ ہوسکتے اور پہاڑوں کی طرف نکل جاتے تاکہ اللہ کی پناہ میں آجاؤ۔

[مسند احمد:21516]

جہنم ایک مستقل اقامت گاہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ ہمیں اللہ کی طرف لوٹنا ہے پھر جنت کی طرف یا جہنم کی طرف جانا ہے۔
وہ ایسی (مستقل) اقامت گاہ ہے کہ وہاں سے روانگی نہیں ہوگی، وہ ایسی ہمیشگی ہے کہ جس میں موت نہیں آئے گی اور وہاں ایسے جسم ہوں گے جو مرنے والے نہیں ہوں گے۔

[السلسلة الصحیحۃ: 1668]

فرشتوں کا جہنم سے ڈر

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کیا بات ہے، میں نے میکائیل کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟

انہوں نے جواب دیا کہ جب سے جہنم کو پیدا کیا گیا ہے، میکائیل کبھی نہیں ہنسے۔

[السلسلة الصحیحۃ: 2511]

جہنم کا معنی

جہنم کے معنی کے بارے میں دو اقوال

یونس بن حبیب اور اکثر نَحوی کہتے ہیں کہ جہنم آگ کا نام ہے جس آگ کے ذریعے اللہ آخرت میں عذاب دے گا اور یہ عجمی لفظ ہے عربی نہیں ہے، اس کو معرفہ اور عجمی کلمہ ہونے کی وجہ سے غیر منصرف پڑھا جائے گا

دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ جہنم عربی لفظ ہے یہ آخرت کی آگ کا نام رکھا گیا ہے کیونکہ اس کا پیندہ بہت زیادہ دور ہوگا

جہنم کے دیگر نام

یہ وہ نام ہیں جو قرآن میں جہنم کی آگ کے لیے بولے گئے ہیں اور آگ آخرت میں ہوگی اور وہ نام درج ذیل ہیں:

- الھاویۃ،
- اللَّظی،
- الحُطمۃ،
- سِجّین
- سَقر،
- الجحیم،
- السَّعیر،
- جہنَّم،

1۔ ھَاوِیَۃٌ

پہلا نام: "الھَاوِیَۃ"۔۔۔ہے. قرآن کریم میں یہ کلمہ ایک مرتبہ وارد ہوا ہے اور وہ اللہ کے اس قول میں ہے کہ

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ () فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ () وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ () نَارٌ حَامِيَةٌ (القارعة:8-11)

اور لیکن وہ شخص جس کے پلڑے ہلکے ہوگئے۔تو اس کی ماں ہاویہ ہے۔اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ وہ کیا ہے ؟ایک سخت گرم آگ ہے۔

ھَاوِیَۃٌ

وجہ تسمیہ

الھَاوِیَۃٌ

گڑھا

فراہیدی کہتے ہیں کہ "الھَاوِیَۃ"۔ہر وہ گڑھا ہے جس میں کوئی چیز گر جائے پھر وہ اس کے پیندے کے بہت گہرا ہونے کی وجہ سے اس تک نہ پہنچ سکے

خواہش

علامہ قرطبی رحمہ اللہ اس نام کی وجہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس آگ کانام "الھَاوِیَۃ"رکھا گیا ہے کیونکہ اس کے پیندے کے بہت دور اور گہرا ہونے کے باوجود اس میں گرایا جائے گا اور لوگ اس میں گرتے چلے جائیں گے۔

حدیث میں "ھَاوِیَۃٌ" کا ذکر

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہےوہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں لڑائی اور جہاد تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے سوائے امانت کے،پھر فرمایا کہ:قیامت کے دن بندے کو لایا جائے گا،اگر اس نے اللہ کے راستے میں قتال و جہاد کیا ہو گا تو اس سے کہا جائے گا کہ تو اپنی امانت ادا کر،

سو وہ کہے گا:اے میرے ربّ !کیسے ادا کروں،دنیا تو گزر چکی،فرماتے ہیں کہا جائے گا کہ:اسے ہاویہ (جہنم)میں لے جایا جائے تو اسے ہاویہ(جہنم)میں لے جایا جائے گا اور اس کے لئے اس کی امانت کو اس کی اصلی حالت(جس دن اسے دی گئی تھی)کی صورت میں بنا دیا جائے گا،

پس وہ اسے دیکھے گا اور اسے پہچان لے گا،پھر وہ اس کے پیچھے پیچھے گرتا پڑے گا۔یہاں تک اسے پا کر کندھوں پر لاد لے گا۔پھر جب وہ دیکھے گا کہ کندھوں سے اتر گئی ہے پھر اس کے پیچھے جائے گا اور اسی طرح ہمیشہ کرتا رہے گا۔

پھر فرمایا: نماز امانت ہے،

وضو امانت ہے،

وزن امانت ہے،

ناپ امانت ہے۔

آپ نے بہت سی چیزیں گنوائیں اور ان سب سے سخت وہ امانتیں ہیں جو سونپی گئی ہیں۔

[صحیح الترغیب والترھیب:1763]

2۔ اَللَظّٰی

دوسرا نام: "اَللَظّٰی "۔۔۔ ہے قرآن کریم میں یہ کلمہ بھی ایک ہی مرتبہ وارد ہوا ہے اور وہ اللہ کے اس قول میں ہے کہ

كَلَّا إِنَّهَا لَظَى () نَزَّاعَةً لِلشَّوَى
(المعارج:15-16)

ہرگز نہیں ! یقینا وہ (جہنم) ایک شعلہ مارنے والی آگ ہے۔
منہ اور سر کی کھال کو اتار کھینچنے والی ہے۔

اَللَظّٰی

وجہ تسمیہ

خالص شعلے

(فراہیدی)

"وَلَظِيَتِ النَّارُ تَلْظَى لَظًى"۔۔۔یعنی آگ چمک جاتی ہے چمک جانا

ابن منظور اس نام کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ وہ ہر طرح کی آگ سے زیادہ سخت ہے

3۔ الْحُطَمَۃ

تیسرا نام: "الْحُطَمَۃِ"۔۔۔یہ کلمہ قرآن میں دو مرتبہ وارد ہوا ہے، اور وہ اللہ کے اس فرمان میں ہے:

كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ () وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ () نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ () الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ (الهمزة:7-4)

ہرگز نہیں، یقینا وہ ضرور حطمہ میں پھینکا جائے گا۔ اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ وہ حطمہ کیا ہے؟ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ وہ جو دلوں پر جھانکتی ہے۔

الْحُطَمَۃِ

وجہ تسمیہ

اللہ کی وہ آگ ہے جس کو دہکایا گیا ہے

ابن فارس رحمہ اللہ نے اس کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ "ح"ط"اور"م"ایک مادہ ہے اور یہ ہے کسی چیز کو توڑ پھوڑ کر رکھ دینا، کہا جاتا ہے "حَطَمْتُ الشَّيْءَ حَطْمًا"۔۔۔میں نے ایک چیز کو توڑ دیا اور جو چیز خود ہی ٹوٹ جائے تو اسے "حَطِمٌ"۔۔۔ کہا جاتا ہے،

یہ آگ جس چیز تک پہنچے گی اس کو توڑ پھوڑ کر رکھ دے گی۔

4۔ سِجّین

چوتھا نام: "سِجّینٍ"۔۔۔قرآن کریم میں یہ کلمہ دومرتبہ وارد ہوا ہے
اور اس میں سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ () وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ () كِتَابٌ مَرْقُومٌ

(المطففین:9-7) ہرگز نہیں، بے شک نافرمان لوگوں کا اعمال نامہ یقینا دائمی سخت قید کے دفتر میں ہے۔اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ دائمی سخت قید کا دفتر کیا ہے؟ایک کتاب ہے، واضح لکھی ہوئی۔

سِجّینٍ

وجہ تسمیہ

کسی کو قید کرلینا

ابن فارس رحمہ اللہ تعالیٰ "سِجّینٍ"۔۔۔۔۔کے کلمے کے بارے میں کہتے ہیں کہ "س، ج، ن" ایک مادہ ہے، اور وہ ہے کسی کو قید کرلینا، کہا جاتا ہے، "سَجَنْتُہٗ سَجْنًا" ۔۔۔یعنی میں نے اس کو قید / محبوس کرلیا، سجن وہ جیل ہوتی ہے جس میں انسان کو قید کیا جاتا ہے۔

اور یہ جہنم کے ناموں میں سے ایک نام ہے،

پانچواں نام: "سَقَرَ"۔۔۔قرآن کریم میں یہ کلمہ چار سے زیادہ مرتبہ وارد ہوا ہے اور اس میں سے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

سَأُصْلِيهِ سَقَرَ () وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ () لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ () لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ (المدثر:29-26)

میں اسے جلد ہی سقر (جہنم) میں داخل کروں گا۔اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ سقر (جہنم) کیا ہے؟وہ نہ باقی رکھتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے۔چمڑے کو جھلس دینے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ () فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ () مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ () قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (المدثر: 39-43)

مگر دائیں طرف والے۔جنتوں میں سوال کریں گے۔مجرموں سے۔تمہیں کس چیز نے سقر میں داخل کردیا؟وہ کہیں گے ہم نماز ادا کرنے والوں میں نہیں تھے۔

سَقَرَ

وجہ تسمیہ

وہ ہوتا ہے جو نہ باقی رہنے دے

اور نہ ہی چھوڑے

ابن فارس "سَقَرَ"۔کہتے ہیں کہ "س، ق، ر" کا مادہ جلادینے پر یا آگ کے ذریعے بھون کر رنگ تبدیل کردینے پر دلالت کرتا ہے،

کہا جاتا ہے "سَقَرَتْهُ الشَّمْسُ"۔۔یعنی دھوپ نے اس کو سقر کردیا یعنی اس کو سیاہی مائل بنادیا یعنی اس کا رنگ تبدیل کردیا

ابن منظور کہتے ہیں کہ جہنم کا نام "سَقَرَ"۔۔۔اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ وہ جسموں اور روحوں کو پگھلادے گی،

کیونکہ "سَقَرَ"۔۔۔وہ آگ ہے جو جلادے گی اور یہ وہ آگ ہے جو نہ ہی باقی رہنے دے گی نہ چھوڑے گی، چمڑے کو جھلس دینے والی ہے

6۔ اَلْجَحِيمَ

چھٹا نام: "اَلْجَحِیمَ"۔۔۔یہ کلمہ قرآن کریم میں 23 سے زیادہ مرتبہ وارد ہوا ہے اور اس میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

فَأَمَّا مَنْ طَغَى () وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا () فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى () وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى () فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى

(النازعات:41-37)

پس لیکن جو حد سے بڑھ گیا۔ اور اس نے دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔ تو بیشک جہنم ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔ اور رہا وہ جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اس نے نفس کو خواہش سے روک لیا۔ تو بے شک جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ (التکویر:12) اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ () ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ (المطففین:17-16) پھر بے شک وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں یقینا داخل ہونے والے ہیں۔ پھر کہا جائے گا یہی ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اَلْجَحِيمَ

|

وجہ تسمیہ

|

ج، ح، م

|

اَلْجَاحِمُ

|

وہ جگہ ہوتی ہے جو سخت تپش والی ہوتی ہے، شدید حرارت والی جگہ۔

7۔ السَعِیر

ساتواں نام: "السَعِیر"۔۔۔یہ نام قرآن کریم میں ایک سے زیادہ مرتبہ وارد ہوا ہے اور ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ () فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا () وَيَصْلَى سَعِيرًا () إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا (الانشقاق:13-10)

اور لیکن وہ شخص جسے اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا گیا۔تو عنقریب وہ بڑی ہلاکت کو پکارے گا۔اور بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔بلاشبہ وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ (الملك:11)پس وہ اپنے گناہ کا اقرار کریں گے، سو دوری ہے بھڑکتی ہوئی آگ والوں کے لیے۔

السَعِیر

وجہ تسمیہ

س،ع، ر

یہ کسی چیز کے مشتعل ہونے اور اس کے دہکنے اور اس کے بلند ہونے پر دلالت کرتا ہے

8۔ جَهَنَّمَ

آٹھواں نام: "جَهَنَّمَ" ۔۔۔یہ لفظ قرآن میں ستر سے زیادہ مرتبہ وارد ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا () لِلطَّاغِينَ مَآبًا () لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا (النبأ:23-21)

یقینا جہنم ہمیشہ سے ایک گھات کی جگہ ہے۔ سرکشوں کے لیے ٹھکانا ہے۔ وہ مدتوں اسی میں رہنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ (البروج:10)

یقینا وہ لوگ جنھوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو آزمائش میں ڈالا، پھر انھوں نے توبہ نہیں کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلنے کا عذاب ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ (البينة:6)

بیشک وہ لوگ جنھوں نے اہل کتاب اور مشرکین میں سے کفر کیا، جہنم کی آگ میں ہونگے، اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی لوگ مخلوق میں سب سے برے ہیں۔

جہنم

وجہ تسمیہ

جِهِنَّامٌ" ۔۔۔اس گہرائی کو کہتے ہیں جو بہت دور ہو اور کہا جاتا ہے "بِئْرٌ جَهَنَّمٌ وجِهِنَّامٌ" ۔۔۔ یہ اس کنویں کو کہا جاتا ہے جس کا پیندہ بہت زیادہ گہرا ہو، اور اسی لیے اس کو "جَهَنَّمَ" ۔۔۔ کا نام دیا گیا ہے کیونکہ اس کی گہرائی بہت دور ہے۔

قرآن میں ذکر کی گئی جہنم کی دیگر صفات اور القابات

یہاں کچھ صفات اور القاب ہیں جو اللہ نے قرآن میں جہنم کے بیان کیے ہیں یہ وہ آگ ہے جو کہ آخرت میں ہوگی وہ صفات اور القاب درج ذیل ہیں:

السَّموم،

بئس المصیر،

بئس القرار،

بئس المهاد،

بئس الوِرد المورود،

دار البَوار،

دار الفاسقین،

سوء الدار،

أسفل السافلین ۔۔۔[أسماء النار ومعانيها - شبكة الألوكة]

جہنم تخلیق کردی گئی ہے

جنت اور جہنم دونوں کو پیدا کیا جاچکا ہے

عقیدہ سلفیہ جو کہ طحاوی کی طرف ہی منسوب کیا جاتا ہے اور جو کہ عقیدہ طحاویہ کے نام سے مشہور ہے اس میں طحاوی کہتے ہیں کہ جنت اور جہنم دونوں پیدا کیے جا چکے ہیں، یہ کبھی فنا نہیں ہوں گے اور نہ ہی تباہ ہوں گے،

اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنانے سے پہلے ہی جنت اور جہنم کو بنادیا تھا اور ان میں رہنے والوں کو بھی بنادیا،

ان میں سے جن کو وہ چاہے گا اپنے فضل سے جنت میں داخل کردے گا اور جن کو چاہے گا اپنے عدل کی بنا پر جہنم میں داخل کردے گا،

ہر شخص ایسی ہی چیز کے لیے عمل کر رہا ہے جس کا فیصلہ کر کے اس سے فراغت حاصل کی جاچکی ہے،

معتزلہ اور قدریہ گروہوں میں سے ایک ایسی نئی نسل پیدا ہوئی کہ انہوں نے اس کا انکار کردیا وہ کہتے ہیں کہ اللہ ان دونوں چیزوں کو قیامت کے دن پیدا کرے گا۔

جہنم کی تخلیق کے دلائل

جہنم تیار کر دی گئی ہے

أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ (آل عمران:131)

کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

ایک گھات کی جگہ

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا () لِلطَّاغِينَ مَآبًا (النبأ:22-21)

یقینا جہنم ہمیشہ سے ایک گھات کی جگہ ہے۔ سرکشوں کے لیے ٹھکانا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا کیا تو جبریل علیہ السلام سے کہا کہ جا کر اسے دیکھ آؤ چنانچہ (جبریل علیہ السلام) گئے اور دیکھا (واپس آکر) عرض کیا یا رَبِّ وَعِزَّتِكَ اے میرے رب آپ کی عزت کی قسم اس کے متعلق جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل ہونا چاہے گا۔

پھر (اللہ کے حکم پر) جنت کو ناپسندیدہ چیزوں کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے۔ پھر اللہ نے فرمایا (اب جا کر) اسے دیکھ کر آؤ چنانچہ وہ دوبارہ گئے اور اسے دیکھا تو کہا: یا رَبِّ وَعِزَّتِكَ اے میرے رب آپ کی عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ اب اس میں کوئی داخل ہی نہیں ہوسکے گا۔

(اسی طرح) جب اللہ نے آگ کو پیدا کیا تو (جبریل علیہ السلام سے) فرمایا کہ اے جبریل جا کر جہنم دیکھ کر آؤ۔ جب وہ وہاں پہنچے اور دیکھ کر (واپس آکر) کہنے لگے: یا رَبِّ وَعِزَّتِكَ اے میرے رب آپ کی عزت کی قسم کوئی بھی شخص جو اس کے متعلق سنے گا اس میں داخل ہونا نہیں چاہے گا۔

(اللہ کے حکم پر) اسے خواہشات سے ڈھانپ دیا گیا۔ پھر اللہ نے فرمایا اے جبریل (اب) جا کر اسے دیکھ کر آؤ چنانچہ وہ گئے اور اسے دیکھا تو کہا: یا رَبِّ وَعِزَّتِكَ اے میرے رب آپ کی عزت کی قسم مجھے تو اندیشہ ہے کہ اب کوئی آدمی اس میں داخل ہونے سے بچ نہیں سکے گا۔

[مسند أحمد:8648]

نبی ﷺ کو جہنم دکھائی جانا

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔۔۔یقیناً میں نے اس مقام پر کھڑے ہر چیز کو دیکھا ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا حتی کہ میں نے یہ بھی دیکھا کہ جنت کے انگوروں سے ایک خوشہ توڑنے کا ارادہ کر رہا ہوں، جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا۔

اسی طرح میں نے جہنم کو بھی دیکھا کہ اس کے شعلے ایک دوسرے کو توڑ رہے ہیں، جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا۔

[صحیح البخاری:1212]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔۔۔مجھے نماز کی حالت میں جہنم دکھائی گئی، چنانچہ میں نے آج کی طرح کا ہیبت ناک منظر کبھی نہیں دیکھا۔

[صحیح البخاری:431]

مرنے کے بعد مرنے والے کو جنت یا جہنم میں اس کا ٹھکانہ دکھایا جانا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو ہر صبح اور شام اسے اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو جنت میں اور اگر جہنمی ہے تو جہنم میں۔

پھر اسے کہا جاتا ہے کہ یہی تیرا مقام ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تجھے اٹھائے

[صحیح البخاری:1379]

قیامت کے دن جہنم میں داخلہ

مجرموں اور شیاطین کو گھٹنوں کے بل جہنم کے گرد بٹھایا جانا

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا () ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَنِ عِتِيًّا () ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَى بِهَا صِلِيًّا (مریم:70-68)

تو قسم ہے تیرے رب کی ! بے شک ہم ان کو اور شیطانوں کو ضرور اکٹھا کریں گے، پھر بے شک ہم انھیں جہنم کے گرد ضرور گھٹنوں کے بل گرے ہوئے حاضر کریں گے۔ پھر بے شک ہم ہر گروہ میں سے اس شخص کو ضرور کھینچ نکالیں گے جو ان میں سے رحمان کے خلاف زیادہ سرکش ہے۔ پھر یقینا ہم ان لوگوں کو زیادہ جاننے والے ہیں جو اس میں جھونکے جانے کے زیادہ حقدار ہیں۔

کافروں اور ظالموں کو جہنم کی راہ دکھائی جانا اور اس میں ان کی ہمیشگی

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا () إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا (النساء:169-168)

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا اللہ کبھی ایسا نہیں کہ انھیں بخشے اور نہ یہ کہ انھیں کسی راستے کی ہدایت دے۔ سوائے جہنم کی راہ کے، جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں ہمیشہ، اور یہ ہمیشہ سے اللہ پر بہت آسان ہے۔

بعض مجرموں کو پیاسے ہانکتے ہوئے لے جایا جانا

وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا (مریم86)

اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسے ہانک کر لے جائیں گے۔

بعض کو چہروں کے بل اکٹھا کیا جانا

الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ أُولَئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا (الفرقان:34)

وہ لوگ جو اپنے چہروں کے بل جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے وہی ٹھکانے میں بدترین اور راستے کے اعتبار سے زیادہ گمراہ ہیں۔

جماعتوں کے ہمراہ آگ میں داخل ہو جانے کا حکم دیا جانا

قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ ... (الأعراف:38)

فرمائے گا ان جماعتوں کے ہمراہ جو جنوں اور انسانوں میں سے تم سے پہلے گزر چکی ہیں، آگ میں داخل ہو جاؤ۔

گروہ در گروہ لوگوں کو جہنم کی طرف ہانکا جانا

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ () قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ (الزمر:72-71)

اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آئیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے نگران ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تم میں سے کچھ رسول نہیں آئے جو تم پر تمہارے رب کی آیات پڑھتے ہوں اور تمہیں تمہارے اس دن کی ملاقات سے ڈراتے ہوں؟ کہیں گے کیوں نہیں، اور لیکن عذاب کی بات کافروں پر ثابت ہو گئی۔ کہا جائے گا جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہنے والے، پس وہ تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے

مجرموں کو ان کے جوڑوں کے ساتھ جہنم میں بھیجا جانا

احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ () مِنْ دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَى صِرَاطِ الْجَحِيمِ

(الصافات:23-22)

اکٹھا کرو ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا اور ان کے جوڑوں کو اور جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا، پھر انھیں جہنم کی راہ کی طرف لے چلو۔

مجرموں کو جہنم میں دھکیل دیا جانا

خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَى سَوَاءِ الْجَحِيمِ (الدخان:47)

اسے پکڑو، پھر اسے بھڑکتی آگ کے درمیان تک دھکیل کر لے جاؤ۔

سختی سے دھکیلا جانا

يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا () هَذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ(الطور:14-13)

جس دن انھیں جہنم کی آگ کی طرف دھکیلا جائے گا، سخت دھکیلا جانا۔یہی ہے وہ آگ جسے تم جھٹلاتے تھے۔

مجرموں کا ایک دوسرے کے پیچھے آگ میں گرتے چلے جانا

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔پھر انہیں اکٹھا کر کے جہنم کی طرف ہانکا جائے گا، وہ سراب کی طرح ہوگی(اور)اس کا حصہ(شدت اشتعال سے)دوسرے کو توڑ رہا ہوگا،وہ(ایک دوسرے کے پیچھے)آگ میں گرتے چلے جائیں گے۔ [النار أوصافها وأنواع العذاب فيها - شبكة الألوكة]

جہنم میں جانے والوں کی تعداد

کثیر تعداد

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (الأعراف:179)

اور بلاشبہ یقینا ہم نے بہت سے جن اور انسان جہنم ہی کے لیےپیدا کیے ہیں، ان کے دل ہیں جن کے ساتھ وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں جن کے ساتھ وہ سنتے نہیں، یہ لوگ چوپاؤں جیسے ہیں، بلکہ یہ زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں، یہی ہیں جو بالکل بے خبر ہیں۔

جہنم کو جن و انس سے بھر دیا جانا

وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (السجدة:13)

اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو اس کی ہدایت دے دیتے اور لیکن میری طرف سے بات پکی ہوچکی کہ یقینا میں جہنم کو جنوں اور انسانوں، سب سے ضرور بھروں گا۔

ہر سو میں سے ننانوے لوگ جہنمی ہونگے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت والے دن سب سے پہلے آدم) علیہ السلام (کو بلایا جائے گا، وہ اپنی اولاد کو دیکھیں گے۔ انہیں بتایا جائے گا کہ یہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔) اللہ آدم علیہ السلام کو آواز دے گا(۔ وہ کہیں گے: میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں! اللہ فرمائے گا: اپنی اولاد میں سے جہنم میں داخل ہونے والے لوگوں کو علیحدہ کر دو۔ وہ پوچھیں گے: اے میرے رب! کتنوں کو علیحدہ کروں؟ اللہ فرمائیں گے: ایک سو(کی نفری) میں سے ننانوے کو(جہنم کے لیے علیحدہ کر دو)۔

صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب ہمارے سو میں سے ننانوے کو(دوزخ کے لیے) پکڑ لیا جائے گا، تو ہم میں سے کون بچے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بقیہ امتوں میں میری امت کی تعداد سیاہ رنگ کے بیل کی پشت پر سفید بالوں جتنی ہو گی۔

[السلسلة الصحيحة:3307]

ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے لوگ جہنمی

یاجوج ماجوج میں سے

ہر مومن کے بدلے ایک کافر جہنم میں جائے گا

ابوبردہ اپنے والد(ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:جب قیامت کا دن ہو گا، تو ہر مومن کے پاس ایک فرشتہ کافر کو لے کر آئے گا اور اسے کہے گا اے مومن! لیجئے یہ کافر، یہ جہنم سے تیرا فدیہ ہے۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:1381]

جب قیامت کا دن ہوگاتو اللہ ہر مومن کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گااور اس کے ساتھ ایک کافر ہوگا پس وہ فرشتہ مومن سے کہے گا اے مومن اس کافر کو پکڑ لو یہ جہنم سے جان چھڑانے کے لیے تمہارا فدیہ ہے یعنی تم اس کے بدلے میں جہنم سے آزاد ہوجاؤ گے

یعنی جہنم میں تمہاری منزل تھی اگر تم اس کے حق دار ہوتے تو تم اس میں داخل ہوجاتے پس (اب) یہ کافر اس کا حق دار بن گیاہےتو اس طرح یہ کافر جہنم سے تمہاری آزادی کافدیہ بن گیاہے

کیونکہ تم نے اس سے نجات پالی ہے اور کافر اس کے لیے مقرر ہوگیاہے پس اس کو جہنم میں پھینک دو یہ تمہارا فدیہ ہے۔ [فیض القدیر]

جہنم میں عورتوں کی کثرت

عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو وہاں اکثریت فقراء کی تھی اور جہنم میں جھانکا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔

[صحیح البخاری:3241]

جہنم کا "مزید" کا مطالبہ کرنا

نبی ﷺ نے فرمایا: جہنم میں دوزخیوں کو ڈالا جائے گا اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھے گا اور وہ کہے گی کہ بس بس۔

[البخاري: 4848]

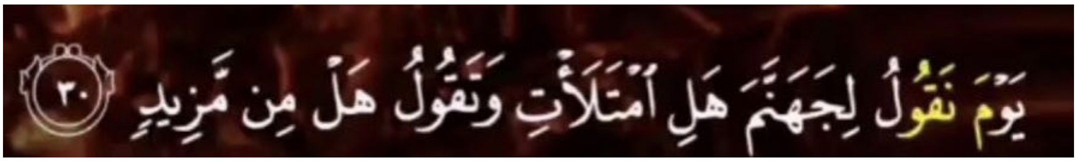

جہنم کے دروازے

جہنم کے سات دروازے

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ () لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ

[الحجر:43-44]

اور جہنم ہی وہ جگہ ہے جس کا ایسے سب لوگوں کو وعدہ دیا گیا ہے۔اس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کے لئے ایک تقسیم شدہ حصہ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جہنم کے سات دروازے ہیں ۔

[السلسلۃ الصحیحۃ: 1812]

روز جہنم کے دروازے کھولے جانے کا وقت

صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے نبی ! میں آپ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں جسے آپ جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا، کیا دن اور رات میں کوئی ایسی گھڑی بھی ہے جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہو؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر کی نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک مزید نماز پڑھنے سے رک جایا کر، کیونکہ سورج شیطان کے سینگوں میں طلوع ہوتا ہے۔ جب سورج طلوع ہو جائے تو تو نماز پڑھ سکتا ہے، اس میں فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں اور وہ قبول بھی ہوتی ہے،

یہاں تک کہ سورج تیرے سر پر نیزے کی طرح کھڑا ہو جائے (یعنی زوال کا وقت شروع ہو جائے)، یہ ایسی گھڑی ہے جس میں جہنم کو گرم کیا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ جب سورج ڈھل جائے تو تو نماز عصر تک نماز ادا کر سکتا ہے، اس نماز میں بھی فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ بھی قبول ہوتی ہے۔

پھر عصر سے غروب آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھ۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:1371]